سوال

(250) عورت کا بچوں کو کسی کے پاس چھوڑ کر مباح کام کے لیے جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسلمان عورت اپنے بچے مسلم خادموں یا تربیت کرنے والوں کے پاس چھوڑ کر گھر سے باہر جا کر کوئی مباح کام کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ (فتاوی الامارات: 100)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت کی عورتوں کو مخاطب کر کے کہا :

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ... سورة الاحزاب ٣٣

تم سب اپنے اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور جاہلیت والی زینت اختیار نہ کرو۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرد کے لیے ہے اصل نکلنا، باہر جانا اور عورت کے حق میں اصل یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھی رہے باہر نہ نکلے سوائے مجبوری کے۔ "صحیح بخاری" میں ایک حدیث ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے پردے کا حکم نازل فرمایا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قد أُذِنَ لكُنَّ أن تخرُجنَ لحاجتكن"

تحقیق تمہارے لیے اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ تم اپنی ضرورت کے لیے باہر نکلو۔ جب عورت خوشبو لگائے بغیر اور شرعی پردہ کر کے کسی کام سے گھر سے نکلے تو یہ جائز ہے۔ اگر ان واجبات میں سے کوئی چیز چھوڑ کر ایسے گھر سے نکلے گی تو ایسی عورتوں کے لیے حکم یہ ہے کہ "وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ" تو ایسی عورتوں کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ گھر سے باہر نکلیں اور بچوں کو خاوندوں کے حوالے کر دے۔ ماں سب سے زیادہ پہچان اور خیال رکھنے والی ہوتی ہے اور اپنے بچوں کی ضرورت کے لحاظ سے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ